گوشہ تعارف و تبصرہ کتب

تبصرہ نگار: پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی

مجلّہ کا نام: ماہنامہ رشد قراءات نمبر حصہ دوم ستمبر ۲۰۰۹ء

مدیر کا نام: ڈاکٹر حافظ حمزہ مدنی سرپرست حافظ عبدالرحمٰن مدنی

ناشر : کلیۃ القرآن الکریم والعلوم الاسلامیہ : ماڈل ٹاؤن لاہور

قیمت : ۳۰۰ روپے ۹۳۶ ص

قارئین یاد رکھیں علوم اسلامیہ انٹرنیشنل کے پچھلے شمارہ علامہ سید سلیمان ندوی اور مولانا محمد علی جوہر حیات وخدمات نمبر میں اس خصوصی شمارہ کے پہلے حصہ پر تبصرہ شائع کیا گیا تھا موجودہ شمارہ جو کہ حصہ دوم ہے۔ حصہ اول سے زیادہ ضخیم اور علمی اعتبار سے زیادہ وقیع ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ ماہنامہ رشد کا قراءات نمبر کے حوالہ سے حصہ سوم بھی زیر طبع ہے۔ بلا مبالغہ اس موضوع پر اتنا بڑا کام عالم اسلام کے مجلّات میں پہلی مرتبہ کیا گیا ہے۔ اسے فن قراءات پر انسائیکلوپیڈیا کہا جائے تو مناسب ہوگا۔

مجلّہ کی مجلس ادارت نے تمام لٹریچر کو چھان کر مطبوعہ وغیر مطبوعہ مضامین کا شاندار مجموعہ تیار کر دیا ہے، میرا خیال ہے اس کی اشاعت کے بعد فتنہ انکار حدیث کی طرح فتنہ انکار قراءات بھی علمی دنیا میں دفن ہو جائے گا۔

مذکورہ شمارہ اس قابل ہے کہ اس کے ایک ایک مضمون پر تجزیہ وتبصرہ پیش کیا جائے۔ مختصر انداز میں اس طرح تعارف کرایا جا سکتا ہے کہ حجیت قراءات کے حوالہ سے چھ مضامین حافظ ثناء اللہ مدنی، مولانا ابوالاعلیٰ مودودی، مبشر احمد ربانی، صہیب میر محمدی، علی خلف حسینی اور نجم الصبیح تھانوی کے شامل ہیں۔

فتاویٰ جات کے حوالہ سے چار مضامین محمد مصطفیٰ راسخ، محمد اصغر اور ابوبکر عاصم کے شامل ہیں۔

حدیث سبعۃ اُحرف کے مفہوم کی تعیین پر پانچ مضامین ڈاکٹر عبدالعزیز قاری محمد طاہر رحیمی، محمد ادریس العاصم، تاج افسر اور محمد علی الصباغ کے شامل ہیں۔

مباحث قراءات کے حوالہ سے چار مضامین شامل ہیں۔ جس میں پہلا مضمون چیف ایڈیٹر علوم اسلامیہ (ڈاکٹر صلاح الدین ثانی)

دوسرا مضمون چیف ایڈیٹر ماہنامہ رشد ڈاکٹر حافظ حمزہ مدنی کا ہے، تیسرا مضمون ڈاکٹر عبدالعزیز، چوتھا صہیب میر محمدی کا ہے۔

قراءات قرآن کریم دراصل اعجاز القرآن ہے۔ اس پر تین مضامین ڈاکٹر نبیل محمد، قاری رشید احمد تھانوی، اور پروفیسر محمد شملول مصری کے ہیں۔

فن قراءات کے حوالہ سے بعض امور وروایات پر محققین نے تنقید کی ہے۔ چھ مضامین میں ان کا جائزہ پیش کیا گیا ہے۔

انکار قرأت جو پہلے مستشرقین پھر منکرین حدیث کی جانب سے کیا گیا ہے۔ تین مضامین میں ان کا جائزہ لیا گیا ہے۔ علوم القراءات پر چار مضامین شامل ہیں۔

متفرقات کے عنوان سے مفسر، محدث، فقہاء، ماہرین نحو وصرف قراء کرام کے مختصر حالات پیش کئے گئے ہیں۔

آخر میں تقریباً ۷۰ صفحات پر عہد نبوی سے عہد حاضر تک فن تجوید وقراءات پر لکھی جانے والی کتب کی کتابیات پیش کی گئی ہیں۔

مجلہ کا اختتام سابقہ حصہ اول کے شمارہ پر منتخب خطوط وتبصروں پر ہوتا ہے۔

مجلہ میں بعض مضامین انٹرویو کی شکل میں ہیں جیسے حافظ عبدالرحمٰن مدنی ڈاکٹر حمزہ مدنی اور قاری محمد ادریس کے مضامین ان مضامین سے مقصود عوام میں رائج اعتراضات وتصورات کا خاتمہ اور فن قراءات کے حوالہ سے اہل علم کے فہم کو بہتر بنانا ہے۔ بعض مضامین کے مباحث میں تکرار ہے، لیکن اس مسئلہ میں مدیر کو معزور سمجھا جائے، اس لئے کہ تکرار ختم کرنا ممکن نہیں۔ دو مضامین فقہاء ومفسرین کے لئے بہت اہم ہیں، احکام فقہ میں قراءاتِ قرآنیہ کے اثرات اور علم تفسیر پر قراءات کے اثرات۔

مستشرقین کے حوالہ سے مباحث نہ ہونے کے برابر ہیں، فقط فیروز شاہ کھگہ نے قلم

اٹھایا ہے، اس حوالہ سے حصہ سوم میں مزید مضامین کی ضرورت ہے۔ اس شمارہ سے فن قراءات کا ارتقاء اور امت کا تعامل و خدمات بخوبی نمایاں ہوتا ہے، میں آخر میں مجلّہ کے تمام متعلقین کو اس شاندار کوشش و کاوش پر مبارکباد پیش کرتا ہوں اور اپنے مضمون ''قراءات کی حجیت، اہمیت اور امت کے تعامل'' کو شامل اشاعت کرنے پر شکریہ ادا کرتا ہوں۔

کتاب کا نام : اردو صحافت کے ارتقاء میں خواتین کا حصہ

مصنف : پروفیسر ڈاکٹر نسیم آراء

ناشر : انجمن ترقی اردو گلشن اقبال کراچی ۲۰۰۸ء

قیمت : ۳۵۰ روپے ۵۹۱ صفحات

پیش نظر پی ایچ ڈی مقالہ ایک پیش لفظ چھے ابواب اور تقریباً پانچ سو مآخذات پر مشتمل ہے، محترمہ پروفیسر ڈاکٹر نسیم آراء صاحبہ علمی خاندان سے وابستہ اعلیٰ فکر ونظر کی حامل خاتون ہیں، موصوفہ کے ساتھ ان کے شوہر ڈاکٹر عبدالمقیت صاحب اور ڈاکٹر حسنی صاحب سپر وائزر مقالہ بھی مبارکباد کے مستحق ہیں۔ اس موضوع پر یہ جامع اور شاندار کاوش ہے، جن خواتین نے معاشرہ میں علم وفکر صالح کو فروغ دیا، ان کی خدمات کو اس مقالہ میں محفوظ کر دیا گیا ہے۔ یہ مقالہ ان خواتین کے لئے رہنما ہے جو علمی دنیا میں کچھ کرنا چاہتی ہیں اور کوئی مقام حاصل کرنا چاہتی ہیں۔

مقالہ حسن ترتیب کا شاہکار ہے، ریسرچ کے تمام پہلوؤں کو مدنظر رکھا گیا ہے، محترمہ عبداللہ گرکالج کی پروفیسر ہیں اور متعدد کالج میگزین آپ کی کوششوں سے منظر عام پر آچکے ہیں۔

محترمہ نے دلچسپ باتیں مقالہ کی زینت بنائی ہیں، مثلاً یہ کہ خواتین کی صحافت کا ارتقاً بھی مولویوں کا مرہون منت ہے۔ (ص/ ۳۱۔۳۲ مقدمہ)

آج جب کہ خواتین زندگی کے ہر شعبے میں اور علم فن کی ہر شاخ میں مردوں کے دوش بدوش نظر آتی ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ان کے کردار پر روشنی ڈالی جائے، ان عوامل و محرکات کا جائزہ لیا جائے، جن کے سبب وہ اس قابل ہوسکیں۔ ادب کے حوالے سے تو خواتین